بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم جمعہ — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰	۲-ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش	۱۴-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ	۲-ماہ جنوری ۱۹۴۲ء	نمبر ۲

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱-ماہ فتح ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو زکام کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب مبلغ لائل پور وغیرہ اور مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ یو۔پی اپنے علاقوں میں واپس چلے گئے ہیں۔

بابو محمد سعید صاحب محلہ دارالفضل نے اپنے برادر نسبتی عبدالرب صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴-ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۰ھ

شکر للّٰہ

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے اس دفعہ بھی جبکہ کئی قسم کی مشکلات اور روکاوٹیں درپیش تھیں۔ محض اپنے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء کو ہر لحاظ سے کامیاب کیا۔ اور اس مبارک اجتماع کے برکات سے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو مستفیض ہونے کی توفیق بخشی۔

خدا تعالیٰ نے ان ایام میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو غیر معمولی طور پر صحت اور توانائی عطا فرمائی اور روح القدس سے مدد کی۔ ایک طرف تو حضور تمام انتظامات جلسہ کی جس میں سینکڑوں افراد مصروف تھے۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع تھے۔ بذات خود نگرانی فرماتے رہے۔ اور مناسب موقعہ ہدایات جاری کرتے رہے۔ دُوسری طرف ہزاروں انسانوں سے دن رات ملاقاتیں فرماتے رہے۔ اور تیسری طرف نہایت اہم امور پر مسلسل کئی کئی گھنٹے روزانہ تقریریں کرتے رہے۔ کئی دنوں تک دن رات کی اس قدر مصروفیت محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی نصرت سے ہی جاری رہی۔ ۲۸-دسمبر کو جلسہ میں جب حضور علمی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو چونکہ بار بار سخت کھانسی اُٹھتی تھی۔ اس لئے تقریر کرنا مشکل نظر آتا تھا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد کھانسی بند ہو گئی۔ اور حضور نے مسلسل پانچ گھنٹے وُہ شاندار اور روحانیت سے پُر تقریر فرمائی جس نے ہزارہا سامعین کو کئی گھنٹے مبہوت بنائے رکھا۔ اور کسی نے مجمع سے اُٹھنے کا نام تک نہ لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے منتظمین جلسہ کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے مہمانوں کے آرام و آسائش کے لئے دن رات کام کیا۔ اور ایسے اخلاص اور محبت سے ان کی خدمت کی۔ کہ اتنے بڑے اجتماع میں جہاں مختلف طبائع اور مختلف مدارج کے لوگ موجود تھے۔ کسی قسم کی کوئی خاص شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اپنی طاقت۔ اپنے ذرائع اور میسر شدہ سامان کے ساتھ جس قسم کی خدمت کی جا سکی۔ احباب کرام نے اسے قدر دانی کی نظر سے دیکھا۔ خوش دلی کے ساتھ قبول کیا۔ اور شکایت کا لفظ تک زبان پر نہ لائے۔

پھر خدا تعالیٰ نے مخلصین جماعت کو توفیق دی۔ کہ کسی قسم کی مشکلات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک بستی اور اپنے دینی و رُوحانی مرکز میں حسب معمول بہت کثرت کے ساتھ پہونچ گئے۔ حالانکہ اس دفعہ بظاہر حالات خدشہ تھا۔ کہ شائد تھوڑے احباب تشریف لا سکیں۔ کیونکہ:۔

(۱) ہماری جماعت کے بہت سے نوجوان اور لکھے پڑھے احباب جنگ کے لئے بھرتی ہو چکے ہیں ان میں سے بہت سے تو سمندر پار ہیں۔ اور جو ہندوستان میں ہیں۔ انہیں چھٹی ملنا مشکل تھی۔

(۲) ہماری جماعت کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے۔ ان کے لئے جلسہ کے ایام میں ریلوے کے رعائتی واپسی ٹکٹ بہت کچھ سہولت کا موجب ہو سکتے تھے۔ لیکن اب کے محکمہ ریلوے نے یہ رعائت جاری نہ کی۔

(۳) قحط سالی اور گرانی کی وجہ سے جہاں منتظمین کے لئے انتظام جلسہ میں مشکلات تھیں۔ وہاں دُور دراز سے آنے والے احباب کے لئے بھی دقتیں تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان کے ہر گوشہ سے احباب آئے۔ ہر علاقہ سے آئے۔ اور کثرت کے ساتھ آئے۔

پھر خدا تعالیٰ نے علمائے سلسلہ کو توفیق دی۔ کہ انہوں نے جماعت کے احباب کو دین کی باتیں سنائیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہیں دکھائیں۔ ترقی۔ اور کامیابی سے متعلق ضروری باتیں سمجھائیں اور احباب کے علم و عرفان میں اضافہ کیا۔

پھر خدا تعالیٰ نے مردوں عورتوں کے اتنے عظیم الشان مجمع کو جس میں بوڑھے بھی تھے اور بچے بھی۔ بیمار بھی تھے۔ اور کمزور بھی۔ سوائے دو معمولی واقعات کے جن کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ ہر قسم کے ناگوار حادثات سے محفوظ رکھا۔ اور اپنے مخلص بندوں کو دیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرانے کے بعد بخیر و عافیت اپنے گھروں میں پہونچا دیا۔

یہ اور خدا تعالیٰ کے دوسرے افضال دیکھتے ہُوئے جو ان دنوں جماعت پر نازل ہوئے بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلتا ہے۔ اور سر سجدہ شکر کے لئے جھک جاتا ہے۔ دُعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ احباب جماعت کو برکات جلسہ سالانہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے اور اپنی اپنی جماعت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت روحانیت اور بیداری پیدا کرنے کی توفیق دے۔

دُنیا عدم تشدد پر کاربند نہیں ہو سکتی

اس وقت جبکہ دُنیا کا بہت بڑا حصہ جنگ کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ اور جو تھوڑا سا باقی ہے۔ وُہ خطرات جنگ میں گھرا ہوا ہے۔ ہر طرف کشت و خون ہو رہا ہے۔ جان و مال کا نقصان حد و حساب سے باہر ہے یہ کہنا کس قدر عجیب و غریب ہے۔ کہ آخر کار دُنیا گاندھی جی کے عدم تشدد کے عقیدہ پر عمل کرے گی جیسا کہ شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے ایک کانفرنس کی صدارت کرتے ہُوئے حال میں کہا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دُنیا کا اس بارے میں گاندھی جی کا ہم نوا بننا اور اس پر عمل کرنا تو الگ رہا۔ گاندھی جی اپنے پیروؤں میں بھی اسے رائج کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ حالانکہ گاندھی جی کے ہندوستانی پیروؤں کے لئے یہ محض عقیدہ کا ہی سوال ہے عمل کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں ہے۔ دراصل گاندھی جی کا یہ عقیدہ کہ ہر حالت میں عدم تشدد پر کاربند رہنا چاہیئے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی عزت و آبرو۔ مال و دولت پر حملہ کرے۔ تو بھی طاقت سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ قطعاً ناقابل عمل اور خلاف فطرت صحیحہ ہے۔ نہ آج تک دُنیا یا دُنیا کا کوئی حصہ اس پر عمل کر سکا۔ اور نہ قیامت تک کر سکے گا۔

محوری طاقتوں سے خطاب

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اب بھی ہوش آیا نہیں کیا تم کو اے اہل جہاں — کیا تمہارے ساتھ دیکھو کر رہا ہے آسماں
سچ بتاؤ ہیں کہاں وہ جلسے چوڑے بال روم — وہ تمہارے رقص فتنہ خیز وہ بادہ نوشیاں
وہ لباس حسن بہزاد اور وہ معطر کاکلیں — وہ تمہارا بانکپن وہ عیش و عشرت ہے کہاں
کیا تمہیں بخشا تھا علم و عقل حق نے اس لئے — تم کرو صرف ان کو بہر ظلم و نافرمانیاں
قومیں جو کمزور ہوں ان کو دبا کر لوٹ لو — لوٹ کے تم برباد کر دو بستیاں اور کھیتیاں
گھر جلا کر دوسروں کے تم بساؤ اپنے گھر — دوسرے روٹی کو ترسیں تم ہو اور نعمت کے خواں
تم نظام نو کی خاطر قوموں کو تابع کرو — بن کے حافظ خون چوسو کر دو ان کو نیم جاں
قوموں میں زردار جو تھے اب وہی محتاج ہیں — جو تھے نادار و غریب ان کی نہ پوچھو داستاں
جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں کہ مزدوری ملے — نوکری مل جائے کوئی تو چلیں کچھ روٹیاں
ورنہ فاقہ یا ہو بھیک اور یا ہو چوری پر گزر — گھر میں غم کی بیڑیاں جیلوں میں جیلی بیڑیاں
نوکری ایسی کہ بے رشوت بھرے جس میں نہ پیٹ — جو حکومت سے بچے ہو جائے نذر افسراں
اور اپنے ملک میں ہو عیش کا بازار گرم — حسن ہی معبود اصلی حسن ہی مسجد کی جاں
نفس امارہ ہے سرکش ایسا بے قید و لگام — خرقہ عابد میں بھی طوفان مستی ہے نہاں
تم ہنسا کرتے تھے مذہب پر کہ یہ اک وہم ہے — ہے ضعیف الاعتقادوں کے لئے اک داستاں
تم نے مذہب کا بظاہر اک بنا رکھا تھا ڈھونگ — بات سچی ہے یہی مذہب کہاں اور تم کہاں
تم سمجھتے تھے کہ اک افسانہ حشر و نشر ہے — دہریت تم پر تمہاری عقل پرستی حکمراں
تم ہی سے ڈرتے ہیں جو ڈرتے ہیں بھوتوں سے مگر — مردہ روحوں کے تصرف میں تمہارے ہیں مکاں
بھوت روحوں کا تمہارے میڈیم پر ہے سوار — عالم ارواح گویا کھل گیا جو تھا نہاں
حرف بے جا کر کے عقل و علم کا ناداں بنے — اب خدا نے تھوڑی سی تم کو دکھا دی اپنی شاں
یہ تمہارا علم ایجادات و عقل و فہم سب — بن رہے ہیں اب تمہارے ہی لئے کیا جاں ستاں
محوری چکر میں پڑ کر تم تباہی میں پڑے — ملک گیری کی ہوس یہ ظلم ہٹلر الاماں
کیا ہدایت کے لئے کافی نہ تھی جنگ عظیم — سرکشی و ظلم نے پھر سر اٹھایا ناگہاں
آگ کے شعلوں ہی کا نام جہنم نام ہے — یہ جہنم تم نے خود پیدا کیا ہے بے گماں
اس تباہی سے بچانے کے لئے اللہ نے — اپنا بھیجا تھا نبی پہلے ہی با صدہا نشاں
جس نے دنیا کو ڈرایا تھا خدا کے قہر سے — جس نے یہ سب کچھ بتایا تھا جو گزرا ہے یہاں
وہ جری اللہ احمد در لباس انبیاء — وہ نبی اللہ احمد مہدی آخر زماں
وہ مسیح وقت اور وہ بت شکن تثلیث کا — وقت پر بھیجا خدا نے بہر اصلاح جہاں
کہہ دیا تھا اس نے میرے سینکڑوں پر آئینگے — زلزلوں پر زلزلے آتش فشاں شعلہ دہاں
اس کے الہام و وحی چھپتے تھے اخبار میں سب — یورپ و امریکہ نے دیکھے صداقت کے نشاں
لاکھوں ان ملکوں میں ہیں اس کی صداقت کے گواہ — یاد ہو گی آج تک ڈوئی ڈگٹ کی داستاں
ہو گئے کیونکر کہ اس کے ایلچی تھے ہر جگہ — احمدیت کے مبلغ خوش نوا و خوش بیاں
احمدیت نے کیا اتمام حجت ہر طرف — جرمنی رومانیہ بلگیریا کی بستیاں
زیکوسلوواکیہ۔ پولینڈ اور البانیہ — کیا فرانس و ہنگری کیا اٹلی کیا انگلستاں
کیا عرب کیا فلسطیں کیا شام کیا مصر و عراق — چین و جاپان اور ملایا روس اور ہندوستاں
مشرقی و مغربی افریقہ بھی شاہد بنے — احمدیت نے کیا ان پہ بھی راز حق عیاں
کہہ نہیں سکتے جزائر والے ہم واقف نہیں — سن لیا پیغام احمد سب نے کیا خورد و کلاں
ہو چکا ہو جب یہ سب کچھ پھر بتاؤ تو سہی — کیا زمیں شاہد نہ تھی شاہد نہ تھا کیا آسماں
انفلوئنزا زلازل اور سیلابوں کی مار — اور وہ طاعون کیا بھولا ہے اے ہندوستاں
کیا نشاں تھے سماوی وہ کسوف اور وہ خسوف — چھوٹنا تاروں کا اور دمدار تاروں کا نشاں
اب بتاؤ ساکنان ارض کیا اس کا علاج — تم سے گوہر پوچھتا ہے کہہ دو با صدق اللساں
کیا نہ تھے تم مستحق اس عذاب سخت کے — کیا تمہارے ساتھ اب بھی یہ نہ کرتا آسماں
اب خدا سے دل لگاؤ تا خطائیں ہوں معاف — دامن احمد میں آؤ تا ملے امن و اماں

توبہ کر لو توبہ کا دروازہ اب بھی ہے کھلا
صدق توبہ ہو تو بے شک بخشدیتا ہے خدا

ہندوستان کے مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے کامیاب جلسے

لاہور

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال لاہور میں بصدارت خان بہادر میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مسٹر سی۔ ایس۔ پارتھا سارتھی بی۔ اے۔ بی۔ ایل نے حضرت رام چندر جی کے متعلق تقریر کی۔ پروفیسر گلشن رائے صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے حضرت کرشن کے متعلق تقریر کی۔ ڈاکٹر کے۔ ای۔ مارٹن ایم۔ ڈی نے حضرت زرتشت علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے حضرت بدھ علیہ السلام کے متعلق تقریر کی۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تقریر کی۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی بیان کئے۔ پروفیسر ولفرڈ سمتھ ایم۔ اے نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ مسٹر رام چند منچندہ نے حضرت بابا نانک کے حالات پر تقریر کی۔ مسٹر افتخار الحق صاحب بار ایٹ لاء نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کے حالات طیبہ بیان کئے۔ خان بہادر میاں افضل حسین صاحب صدر جلسہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں خوش ہوں کہ اس جلسہ کی صدارت کا موقعہ مجھے ملا۔

آخر میں جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے لیکچرار صاحبان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

جمشید پور

جلسہ پیشوایان مذاہب زیر صدارت جناب جے سی کرجی چیف ٹاؤن ایڈمنسٹریٹر جمشید پور ٹاؤن ہال میں منعقد ہوا۔ صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا۔ ہم انجمن احمدیہ جمشید پور کے شکر گزار ہیں۔ کہ انہوں نے اس قسم کے جلسہ کا انتظام کیا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یہ جلسہ ہر سال منایا جائیگا۔ اس قسم کے جلسے مختلف قوموں میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہیں اس کے بعد مختلف اصحاب نے پیشوایان مذاہب کے متعلق تقاریر کیں۔

گجرات

خان صاحب ڈاکٹر محمد حیات خان صاحب رئیس اعظم گجرات کی صدارت میں جلسہ ہوا لالہ کرپا رام صاحب ایڈووکیٹ نے مہاتما بدھ کے متعلق پنڈت درگا دت صاحب شاستری نے حضرت کرشن کے متعلق۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق اور چوہدری اعظم علی صاحب سب جج نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق تقریریں کیں۔

چندہ نشر و اشاعت اور قادیان کے احباب

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حسب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تبلیغی لٹریچر کی اشاعت کے لئے صندوقچیوں کے ذریعہ چندہ کیا گیا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے جن احباب تک یہ ارشاد پہنچ سکا انہوں نے اس کار خیر میں حتی المقدور چندہ دیا۔ جزاھم اللہ خیرا فی الدنیا والآخرہ۔ چونکہ قادیان کے احباب مہمان نوازی میں مصروف تھے۔ اس لئے کہ وہ بھی اس ارشاد مبارک کی تعمیل میں نشر و اشاعت جیسے اہم چندہ میں حصہ لے سکیں۔ محلوں کی مساجد میں صندوقچیاں رکھی گئی ہیں۔ خدا کے فضل سے چونکہ قادیان کے احباب ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس لئے امید ہے کہ [illegible] ناظر دعوۃ و تبلیغ

۵ یہ نظم جلسہ سالانہ میں پڑھی گئی۔

مضافاتِ قادیان میں تبلیغ کی سالانہ مختصر رپورٹ

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
رپورٹ مقامی تبلیغ از ۲۴ دسمبر ۱۹۴۰ء تا ۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ء حسب ذیل ہے:-

نومبایعین

سیدی! امسال ۲۴ دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ء تک بیعت کرنے والوں کی کل تعداد ۱۵۴۴ ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ جس میں ضلع گورداسپور کے ۱۳۷۷ اشخاص ہیں۔ ضلع امرتسر کے ۷۳۔ ضلع سیالکوٹ ۴۳۔ ضلع لاہور ۱۹۔ ضلع ہوشیارپور ۱۳۔ ضلع جالندھر ۸۔ ضلع شیخوپورہ ۶۔ ریاست کپورتھلہ ۴۔ ضلع لائلپور کا ایک کس ہے۔

پچھلے سال کل بیعت کرنے والوں کی تعداد ۱۲۰۰ تھی۔ امسال اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۳۴۴ اشخاص کی زیادتی ہے۔ اللّٰھم زد فزد

حلقۂ تبلیغ

ہمارے مبلغین نے امسال حلقۂ اندرون تحصیل بٹالہ وگورداسپور میں باقاعدہ طور پر کام کیا۔ ملحقہ اضلاع میں بھی باقاعدہ کام جاری رہا۔ چنانچہ "مقامی تبلیغ" کے ذریعہ حلقہ بیرون ضلع امرتسر۔ سیالکوٹ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور اور ریاست کپورتھلہ سے ۱۶۷ اشخاص داخل سلسلۂ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اللّٰھم زد فزد

دورہ نگران صاحب اعلےٰ

خاکسار نے امسال دوسو چھبیس دیہات کا دورہ کیا۔ میرے ساتھ دورہ میں نائب نگران اعلےٰ مقامی تبلیغ مولوی دل محمد صاحب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ مولوی عبدالمغنی خان صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی وقتاً فوقتاً شامل رہے۔ ماہ دسمبر میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی پانچ دن تبلیغ کے لئے دیئے۔ ان ایام میں انہوں نے سٹھیالی۔ اٹھوال۔ بسرا۔ کاہلواں کا دورہ کیا۔ اور تبلیغی لیکچر دیئے۔

جلسے

امسال کاہنوواں۔ سٹھیالی۔ گھوڑیواہ۔ بیری۔ گورداسپور۔ دھرم کوٹ بگہ۔ بھینی کھاڑا۔ اٹھوال۔ ونجواں۔ تلونڈی جھنگلاں۔ کوہاڑ۔ فجو پورہ۔ بسرا۔ دھاریوال۔ بسار۔ چوڑ۔ بیگم پور۔ سٹھوٹہ۔ کاٹھ گڑھ۔ کریام۔ ویرووال مقامات پر جلسے کئے گئے۔ مناظروں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی وجہ سے احتراز کیا گیا۔ جلسوں کا اثر نہایت اچھا رہا۔ چنانچہ دھرم کوٹ بگہ کے جلسہ کے اختتام پر ایک دن میں ۱۰۸۵ اشخاص نے بیعت کی۔

شکریہ ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ

جلسوں کا انتظام اور مبلغین کے بھیجنے میں ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ نے ہماری مدد فرمائی اور اکثر جلسوں میں خود بھی شریک ہوتے رہے جس پر ہم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مجاہدین خدام الاحمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر تحریک امسال یک صد مجاہد باہر تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ جن میں جامعۂ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے نہایت مستعدی اور محنت سے کام کیا۔ اور بعض احباب نے بجائے پندرہ دن کے ایک ایک ماہ وقف کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزا دے۔

دفتر

دفتر مقامی تبلیغ میں ۲۴ دسمبر ۱۹۴۰ء سے ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء تک ۱۰۴۸ خطوط آئے اور ۱۰۱۵ خطوط باہر بھیجے گئے۔ باہر سے آنے والے اصحاب کو مفید مشورے دیئے گئے اور ان کے مطلوبہ امور کو سرانجام دیا گیا۔

تحریک جدید ومعاونین اور صدر انجمن احمدیہ

صیغہ مقامی تبلیغ کو ۱۰۵۰ روپیہ سالانہ (مد عارضی مبلغین) کی رقم صدر انجمن احمدیہ سے ملتی ہے۔ اس کے علاوہ سارے کا سارا کام چندہ پر چلتا ہے۔ حضور نے اپنے ذاتی چندہ کے علاوہ امسال ۱۷۴۶ روپیہ تحریک جدید سے بطور امداد عطا فرمائے۔ اور آئندہ کے لئے بھی حضور کی اعانت جاری ہے۔ حضور کے بعد مندرجہ ذیل احباب کا چندہ باقاعدہ آتا رہا ہے۔ جن کے اسمائے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ (۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب (۳) حضرت میاں شریف احمد صاحب (مشترکہ) (۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب ذاتی (۳) آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب (۴) اہلیہ صاحبہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ (۵) چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور۔ (۶) چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور۔ (۷) مرزا مظفر احمد صاحب حصار۔ (۸) لفٹیننٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب ٹاٹا نگر (۹) شیخ مظفر الدین صاحب پشاور صدر (۱۰) کپتان ملک سلطان محمد خان صاحب پنڈی گھیپ (۱۱) خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب ایس۔ ڈی او۔ پایس (۱۲) سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن (۱۳) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن۔ (۱۴) چوہدری حمید اللہ صاحب سچا کوٹ (۱۵) شیخ اعجاز احمد صاحب (۱۶) کرنل لفٹننٹ عطاء اللہ صاحب (۱۷) پیر اکبر علی صاحب فیروزپور (۱۸) چوہدری فقیر محمد صاحب (۱۹) مکرمہ مہر النساء صاحبہ شیلانگ (۲۰) نواب محمد دین صاحب (۲۱) جماعت احمدیہ فرنگ (۲۲) سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآباد دکن (۲۳) خان صاحب منشی برکت علی صاحب (۲۴) جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر (۲۵) جماعت احمدیہ پشاور (۲۶) جماعت احمدیہ دہلی (۲۷) بابو محمد اکبر صاحب (۲۸) ڈاکٹر عبدالوحید صاحب (۲۹) خان صاحب منشی فرزند علی صاحب۔ (۳۰) چوہدری غلام محمد صاحب اختر لاہور (۳۱) نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر۔ حیدرآباد دکن۔

ہر احمدی کا فرض

میں باقی احباب سے جنہوں نے وعدہ کیا تھا۔ مگر ادا نہیں فرمایا۔ یاد دہانی کراتا ہوں۔ جو احباب روپیہ نہیں دے سکتے وہ اوقات کو وقف کریں۔ اگر ہمیں مجاہدین بروقت ملتے جائیں۔ اور باہر کے احمدی بھی ضلع گورداسپور کے غریب دیہات میں آکر تبلیغ کریں۔ تو چند سالوں میں ضلع کی اکثریت احمدی ہوجائے گی جس سے مرکز احمدیت مضبوط ہوجائے گا۔ انشاء اللہ۔ جس کا مضبوط اور مصئون کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

بالآخر حضور سے درخواست ہے۔ کہ حضور میرے لئے۔ صیغہ مقامی تبلیغ کے کارکنان اور معاونین اور مجاہدین کے لئے دعاء فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریاں کو دور فرمائے۔ اور دینِ اسلام احمدیت کی تائید فرمائے۔ اور جلد وہ دن لائے۔ کہ ہم بھی اسلام کا غلبہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار فتح محمد سیال۔ ایم اے۔
نگران اعلےٰ مقامی تبلیغ قادیان

مسیحؑ کے دو گناہ اور مولوی ثناء اللہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کے ان اعتراضات کے جواب میں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات پر از راہ شرارت کرتے تھے۔ جب انجیل سے یسوع مسیح کی حقیقت پیش فرمائی۔ تو علماء نے شور مچایا۔ کہ آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ہتک کا ارتکاب کیا ہے۔ اور من جملہ اور وجوہ کے اس بات کو بھی آپ پر کفر کا فتوےٰ لگانے کا باعث قرار دیا گیا۔ لیکن اب عیسائیوں کو جواب دینے کا بہترین طریق یہی سمجھا جارہا ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء میں عیسائیوں کے اس دعوے کو رد کرتے ہوئے کہ یسوع مسیح انبیاء سے افضل اور اعلےٰ ہستی تھے۔ لکھا ہے:-

"مسیح سے بقول انجیل دو گناہ سرزد ہوئے۔ ایک شراب کی مجلس میں حاضر ہونا۔ دوسرا اپنی ماں کی تعظیم کرنے کی بجائے اس کو توہین آمیز لفظوں سے مخاطب کرنا"

ظاہر ہے۔ کہ اس پہلو میں بھی علماء کہلانے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف شور مچانے والے آپ ہی کی تقلید کرنے میں کامیابی سمجھتے ہیں۔

خواتین احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی مختصر رُوداد

پہلا دن ۲۶ر دسمبر

۲۶ر دسمبر جلسہ خواتین زیر صدارت بیگم صاحبہ شمشاد علی خان صاحب (مرحوم) ۹½ بجے شروع ہوا۔ پروگرام مردانہ جلسگاہ سے لیا گیا۔ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنی گئی۔ اس کے بعد خواتین کا پروگرام شروع ہوا۔ محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ سلمہ ونصرت بنتان بابو عبدالمجید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے حاضرات کو چند نصائح کرتے ہوئے کہا۔ باہر سے آنے والی مہمان مستورات قادیان کی سرزمین میں چلتی پھرتی پردے کی پوری پابند رہیں۔ اور وہ پردہ جو کہ مستورات سے بھی ضروری ہے اس کا بھی خیال رکھیں یعنی جلسہ گاہ کے اردگرد رفع حاجت کے لئے نہ بیٹھیں۔ بلکہ اس جگہ کو استعمال کریں۔ جو اس غرض کے لئے مقرر ہے۔ اپنے برقعوں کی اصلاح کریں۔ نظارت کی طرف سے برقعوں کے لئے سیاہ اور سفید رنگ مقرر ہیں۔ ان رنگوں کو استعمال کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ دوسری بات انہوں نے یہ بتلائی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب بار بار پڑھیں۔ ان کتب کے نظارت تعلیم و تربیت اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے امتحانات لئے جاتے ہیں ان میں شامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ ہم بچوں کی عمدہ تربیت کس طرح کر سکتی ہیں۔ ہمارے بچے کس طرح احمدیت کے فدائی بن سکتے ہیں۔ ہمارے اخلاق کیسے اعلیٰ ہو سکتے ہیں۔ اور ہم دوسروں کے اخلاق کی درستی کیونکر کر سکتی ہیں۔

مبارکہ بیگم صاحبہ حیدر آباد نے نظم از درثمین پڑھی۔ نصیرہ نزہت صاحبہ نے پیغام احمدیت پر مضمون سناتے ہوئے کہا کہ ہر زمانہ میں خدا تعالےٰ اپنے بندوں کو اپنا پیغام پہنچاتا رہا ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ اس وقت خدا تعالےٰ کا کوئی پیغام دنیا میں نازل ہوا یا نہیں۔ کیونکہ اس وقت بھی اس کے پیغام کی ضرورت ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث کیا۔ اور آپ نے خدا تعالےٰ کا پیغام دنیا کو پہونچایا۔ آپ نے بتایا کہ خدا تعالےٰ کی صفات جیسے پہلے جاری تھیں۔ اب بھی جاری ہیں۔ اور یہ کہ جس دین میں وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو وہ مردہ ہے۔ یہ دروازہ اسلام میں بند نہیں بلکہ کھلا ہے۔ موصوفہ نے احمدیت کے متعلق چودہ پیغام بیان کرتے ہوئے احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے صحابہ کرام اور صحابیات کی جانی و مالی قربانیوں پر اپنا مضمون سنایا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ اور صحابیات کی قربانیوں کو بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح صحابہ نے کفار کے مظالم کو نہایت صبر سے برداشت کیا۔ اور یہ کہ آج جانی قربانی کی نسبت مالی قربانی کی زیادہ ضرورت ہے۔ جو تحریک جدید کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ اس پر جلسہ ختم ہوا۔ پھر نماز کے بعد مردانہ پروگرام لیا گیا۔

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر

۲۷ر دسمبر زیر صدارت بیگم صاحبہ میر محبوب علی صاحب حیدر آباد جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم افسر صاحبہ جلسہ نے کی۔ نظم امۃ الحفیظ صاحبہ نے پڑھی۔ مبارکہ بیگم صاحبہ نے مقام نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مضمون پڑھا۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام نبوت کو نہایت اچھی طرح بیان کیا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ اور امۃ الحفیظ صاحبہ نے نظمیں سنائیں۔ محترمہ افسر صاحبہ جلسہ نے مستورات کو چند ضروری نصائح کیں۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ آف لاہور نے "اہمیت خلافت" پر مضمون سناتے ہوئے بیان کیا۔ کہ جب خدا تعالےٰ قدرت اولےٰ کو اپنے حضور بلا لیتا ہے۔ اور مخالفین یہ سمجھتے ہیں کہ اب یہ سلسلہ بند ہو جائے گا۔ تو خدا تعالےٰ اپنی قدرت ثانیہ یعنی خلافت ظاہر کرتا ہے تا اس کے ذریعہ کمزور جماعت کی جو انبیاء کے ذریعے سے قائم ہوتی ہے مدد فرمائے اور بہت سی ان پیشگوئیوں کو جو نبی نے کی ہوتی ہیں پورا کرتا ہے۔ پھر بتلایا کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے کو تھا۔ مسلمان سخت گھبراہٹ میں مبتلا تھے۔ اور دشمن سمجھتے تھے کہ بس اب یہ سلسلہ تباہ ہوا۔ تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجکر مسلمانوں کو متحد کر دیا۔ آخر میں انہوں نے خلافت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔

مبارکہ بیگم صاحبہ حیدر آبادی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم سنائی۔ پھر خاکسار نے زیر عنوان "موجودہ جنگ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات کی روشنی میں" مضمون پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں جنگ کے متعلق بیان کیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات خوابیں رؤیا جو جنگ کے متعلق حضور کو ہوئے بیان کئے۔

بعد ازاں میمونہ صوفیہ صاحبہ نے درثمین سے چند دعائیہ اشعار پڑھے۔ جس پر تمام حاضرات آمین کہتی رہیں۔ بارہ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ اور اس پر جلسہ ختم ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد حضور کی تقریر جلسہ مردانہ سے سنی گئی۔

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر

۲۸ دسمبر جلسہ خواتین زیر صدارت بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سوا دس بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ زینب بیگم صاحبہ نے کی۔ مسعودہ امۃ القیوم نے ملکر نظم پڑھی۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے مضمون زیر عنوان "احمدی لڑکیوں کو علم دین سکھانے کی اہمیت" پڑھا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ احمدی لڑکیوں کا علم دین سیکھنا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اگر ایک احمدی لڑکی خود ہی علم دین سے واقف نہ ہوگی۔ تو دوسروں کو دین کی باتیں کس طرح سکھا سکے گی۔ غیر احمدی عورتوں کے اعتراضات کے جواب کیسے دے سکے گی۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ کی ترقی۔ اسلام کی تبلیغ دینی و دنیوی برکتوں کا حصول اسی بات پر موقوف ہے کہ احمدی لڑکیوں کو دینی تعلیم دی جائے۔

امۃ الرشید صاحبہ نے مسئلہ تناسخ پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تقریر سنی گئی۔ نیز آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب جج فیڈرل کورٹ کی تقریر بھی سنی گئی۔ چودھری صاحب کی تقریر کے بعد خواتین کا پروگرام شروع ہوا۔ امۃ الحفیظ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے "امتیازات احمدیت" پر مضمون سنایا۔ جس میں انہوں نے بتلایا۔ کہ احمدیت کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے۔ کہ اس نے اسلامی تعلیم کو اس شکل و صورت میں پیش کیا۔ جس صورت میں قرآن نے پیش کیا ہے۔ دشمنان اسلام کی جانب سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ احمدیت ان کا صحیح اور مدلل جواب دیتی ہے۔ اور اسلام کے ان مسائل کو جو غیر احمدی غلط طور پر پیش کرتے ہیں احمدیت صحیح صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔

پھر جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے اپنی سالانہ رپورٹ سنائی۔ جس میں انہوں نے لجنہ کے سالانہ کام اور خدمات و تعاون کا وضاحت سے ذکر کیا۔

سیدہ فضیلت صاحبہ سیالکوٹی نے "عورتیں اپنے حقوق کی حفاظت کس طرح کر سکتی ہیں" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہمیں پنجگانہ نماز یہ سکھاتی ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ سے عرض کریں۔ اے خدا ہمیں اپنی صفات کا مظہر بنا ہمیں ربوبیت عطا کر۔ ہمیں رحمانیت عطا کر ہمیں رحیمیت عطا کر۔ تا ہم دنیا کو فائدہ پہونچا سکیں خدا تعالےٰ کی صفات ہمیں سبق دیتی ہیں۔ کہ ہم امیر کو امیر اور غریب کو غریب نہ سمجھیں بلکہ سب سے مساوات کا سلوک کریں۔ دکھ درد میں شریک ہوں۔ ہمارے دل میں جذبہ ہو کہ ہم غریب کے ساتھ نیکی کریں۔ اگر کسی میں کوئی خامی دکھائی دے۔ تو اس کو محبت و نرمی سے دور کریں۔ اگر خوبی ہو تو اسے بڑھائیں صحابیات کی قربانیوں کو بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ کس طرح انہوں نے اپنے غریب بہن بھائیوں کی مدد کی۔ اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کر کے خدا تعالےٰ کی صفات کا مظہر اپنے آپ کو ثابت کر دیا۔ آج ہمارے امام کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ ہم غریبوں مسکینوں۔ محتاجوں کے کام آئیں۔ تا ہم میں تکبر پیدا نہ ہو۔ جو حقوق اسلام نے ہمیں دیئے۔ وہ ہم نے اپنی غفلت سے کھو دیئے۔ ہم اسی صورت میں دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتی ہیں۔ کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔

نماز ظہر وعصر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر سنی گئی۔ خاکسار امۃ السلام [illegible]

خُدام الاحمدیّہ اَور جلسہ سالانہ!

حفاظت لوائے احمدیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی کے موقع پر لوائے احمدیت کو بلند فرماتے ہوئے۔ اس کی حفاظت کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا تھا جس کو مجلس نے خدا کے فضل سے عمدگی سے سرانجام دیا۔ اس کے بعد سے مجلس ہر سال جلسہ سالانہ کے ایام میں لوائے احمدیت کے پہرہ کا انتظام کرتی ہے۔ امسال بھی یہ ذمہ داری مجلس کے سپرد تھی۔ اور مندرجہ ذیل مجالس نے لوائے احمدیت کا پہرہ دیا۔ لاہور۔ امرت سر۔ سیدوالہ۔ داتا زیدکا۔ گجرات۔ لائلپور۔ دہلی۔ نئی دہلی۔

خلافت جوبلی علم انعامی

مجلس مرکزیہ نے مجالس خدام الاحمدیہ میں مسابقت کی رُوح قائم رکھنے کے لئے ایک علم انعامی رکھا ہوا ہے۔ جو ہر سال اس مجلس کو دیا جاتا ہے۔ جو دوران سال میں دیگر مجالس سے ممتاز رہے۔ اس سال یہ انعام مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا نے حاصل کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ رفتح ۱۳۲۰ہش قائد صاحب مجلس چک ۹۹ شمالی سرگودھا کو عطا فرمایا۔ اور اس مجلس کی مساعی کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

سال رواں میں اس مجلس نے نہایت استقلال کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھا۔ کام کے دوران میں کبھی کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ مجلس کا کام پہلے کی نسبت سست ہو گیا ہو۔ مجلس نے تمام شعبوں کے ماتحت اپنے کام کو جاری رکھا۔ شعبہ تعلیم کے ماتحت چار معلمین باقاعدگی سے ناخواندگان کو پڑھاتے رہے۔ اور تمام احمدی ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ سب کو قرآن کریم ناظرہ اور نماز باترجمہ سکھائی گئی۔ اطفال کی تربیت کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ اور ان کو نماز کا عادی بنایا گیا۔ وقار عمل التزام کے ساتھ جاری رہا۔ گڑھے پُر کئے گئے۔ مسجد کی مرمت کی گئی۔ گذرگاہوں کو درست کیا گیا۔ دیسی کھیلیں التزام کے ساتھ جاری رہیں۔ تربیت و اصلاح کے ماتحت تفسیر کبیر کا درس دیا گیا۔ حُقّہ نوشوں سے حُقّہ ترک کرایا گیا۔ تمام اراکین کو نماز باجماعت کا عادی بنایا گیا۔ خدمت خلق کے ماتحت حاجتمندوں اور مسافروں کی امداد کی طرف خاص طور پر توجہ دی گئی۔ چندوں میں سے مرکزی حصہ پوری باقاعدگی کے ساتھ دیا جاتا رہا۔ اور تمام مساعی کی رپورٹیں پوری باقاعدگی کے ساتھ آتی رہیں۔

دفتر خدام الاحمدیہ متصل جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کی سہولت کے پیش نظر گذشتہ سال سے مجلس مرکزیہ اپنے دفتر کی ایک شاخ جلسہ گاہ کے نزدیک کھولتی ہے۔ تاکہ احباب مجلس کے متعلق بآسانی معلومات حاصل کر سکیں۔ اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت تھوڑا سا وقت ملنے پر بھی نزدیک ترین جگہ سے مجلس کا لٹریچر اور دوسری معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مجلس کا یہ عارضی دفتر ایک خیمہ تھا۔ احباب کی آگاہی کے لئے بڑے بڑے کپڑے کے بورڈوں پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات میں سے مندرجہ ذیل دو اقتباسات لکھ کر لگائے گئے۔ (۱) "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (۲) "خدام الاحمدیہ نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے"۔

لوائے خدام الاحمدیّہ

اس سال بھی لوائے خدام الاحمدیہ جلسہ گاہ کے نزدیک نصب کیا گیا۔ جس کے پہرہ کا باقاعدہ انتظام تھا۔

سالانہ انتخاب

مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے مطابق ہر سال مجلس کے صدر اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اس سال انتخابی اجلاس ۲۷ ر ماہ فتح کو مسجد اقصیٰ میں ۸ بجے شام زیر صدارت پیر صلاح الدین صاحب ہوا۔ کثرت رائے سے مندرجہ ذیل نام حضور کی خدمت میں برائے منظوری پیش کرنے کی تجویز ہوئی۔ (۱) صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل (۲) سیکرٹری خلیل احمد صاحب ناصر۔

مشاعرہ

مجلس مرکزیہ نے امسال یہ تجویز کی کہ نوجوانوں میں رُوحِ عمل پیدا کرنے کے لئے ایک بزم مشاعرہ منعقد کی جائے۔ جس میں سلسلہ کے شعراء ایسی نظمیں سنائیں جو احمدی نوجوانوں میں جوش اور قوتِ عملیہ پیدا کرنے والی ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشاعرہ کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ایسی نظمیں ہوں۔ جو "مبالغہ اور جھوٹی خیال آرائی سے پاک ہوں"۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کا اس مشاعرہ میں خاص طور پر اہتمام کیا گیا۔

یہ مشاعرہ ۲۷ ر فتح ۱۳۲۰ہش کو انتخابی اجلاس کے بعد صاحبزادہ مرزا ناصر احمد سلمہٗ صدر مجلس کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جنرل سیکرٹری نے اس مشاعرہ کے انعقاد کی غرض بتائی۔ کہ خدام الاحمدیہ کے مرکزی کارکن اپنے اور اپنے ساتھیوں کے دلوں میں یہ رُوح پیدا کرنے کے متمنی ہیں۔ کہ جماعت کے نوجوان اپنے اس عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد کریں۔ جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں ان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اس کے لئے مختلف وسائل کی ضرورت ہے۔ اور شاعری بھی ان ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ اور اس مشاعرہ کا انعقاد اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ مشاعرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظموں کے بعد حسب ذیل شعراء کی نظمیں سنائی گئیں۔ خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب گوہر۔ شیخ خادم حسین صاحب نیاز۔ شیخ عبدالحکیم صاحب دہلی۔ جناب غلام محمد صاحب اختر لیبر وارڈن۔ سیٹھ محمد معین الدین صاحب محشر حیدرآبادی۔ احمد رشید صاحب مالاباری۔ محمد صدیق صاحب ثاقب۔ عبدالمنان صاحب ناہید۔ شیخ روشن الدین صاحب تنویر راجہ محمد اسلم صاحب۔ ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد تحریک جدید۔ نظموں کے بعد صدر محترم نے اراکین کو توجہ دلائی۔ کہ جماعت کے سامنے ایک عظیم الشان مقصد ہے۔ اور اس کے لئے فی الحال ہم سے نہایت حقیر قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کو ان معمولی قربانیوں کے پیش کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور آئیندہ آنے والی بڑی قربانیوں کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔

دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر مرکزیہ باہر سے تشریف لانے والے احباب کے لئے رات کے وقت بھی کھلا رکھا گیا۔ تاکہ احباب لٹریچر حاصل کر سکیں۔

ہمارے نغمے

اس مرتبہ مجلس مرکزیہ نے سلسلہ کے نوجوان شاعر محمد صدیق صاحب ثاقب زیروی کی چند نظموں کا مجموعہ "ہمارے نغمے" کے نام سے شائع کیا۔ قیمت صرف ۳ر فی نسخہ ہے۔ نظمیں نوجوانوں میں رُوحِ عمل پیدا کرنے والی ہیں۔

دیگر مساعی

اس مرتبہ جلسہ گاہ میں مردم شماری۔ اور جلسہ گاہ کا انتظام بھی مجلس کے سپرد ہوا۔ مجلس کے مرکزی بورڈوں پر صبح و شام ان دنوں میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایسے اقتباسات لکھے جاتے رہے جن میں حضور نے ... خدام الاحمدیہ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے۔

ضرورت مبلغین

صیغہ مقامی تبلیغ کے لئے مبلغین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ لیاقت و کام کے مطابق دی جائے گی۔ درخواست دینے والے اصحاب کے لئے ضروری نہیں کہ وہ مولوی فاضل ہوں۔ دیہات کے حالات سے واقفیت رکھنے اور علم دین جاننے والے دوست جن کو تبلیغ کا ملکہ ہو۔ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست پر پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔ درخواستیں انچارج مقامی تبلیغ کے نام دفتر مقامی تبلیغ قادیان میں آنی چاہئیں۔

۵ ارجنوری ۱۹۴۲ء تک درخواستیں آنی چاہئیں

(انچارج مقامی تبلیغ قادیان)

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا جس کا نام جلیل ہے۔ اور وہ ریاست رامپور سے منشی قاسم علی صاحب رامپوری کے ساتھ جلسہ سالانہ پر قادیان آیا تھا۔ ۲۹ ر دسمبر کی دوپہر سے غائب ہے۔ خیال ہے کہ وہ رامپور واپس جانیکے خیال سے ریل میں بیٹھ گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس لڑکے کے متعلق کچھ علم ہو۔ تو فوراً اطلاع دیں۔

حُلیہ حسب ذیل ہے:۔

عمر آٹھ نو سال رنگ گندمی چہرہ پر داغ چیچک سبز رنگ کی شلوار۔ گبرون کا کُرتہ۔ چھینٹ کی رُوئی دار واسکٹ۔ اُردو بولتا ہے۔

(ناظر اُمور عامہ قادیان)

غیر مبائعین کے جلسہ میں ایک دن

۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ء کو غیر مبائعین کے جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ پروگرام کے رو سے ساڑھے دس بجے جلسہ کی کاروائی شروع ہونی تھی۔ خاکسار ایک دوست کے ہمراہ سوا دس بجے جلسہ گاہ میں پہنچا۔ جو مسجد کے صحن میں تھا۔ اسوقت تک جلسہ گاہ میں کل ۲۰۔ افراد موجود تھے۔ جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ بیٹھنے والوں کا اندازہ لگایا گیا۔ ۱۸۰ کرسیاں تھیں۔ باقی جگہ مردوں کیلئے ۴۰×۲۰ فٹ اور عورتوں کے لئے ۴۰×۱۰ فٹ تھی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ چارسو افراد اس میں سما سکتے تھے۔ جب مولوی محمد علی صاحب کی تقریر شروع ہوئی تو کل دو سو کے قریب آدمی موجود تھے۔ اتنی قلیل تعداد سے مولوی محمد علی صاحب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انہوں نے نہایت حسرت بھرے جذبات کیساتھ حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ گو آج تم تعداد میں تھوڑے ہو۔ مگر چونکہ تم ایک فعال جماعت ہو۔ اور عقائد و اصول کے لحاظ سے آج صفحۂ دنیا پر مسلمانوں کی کوئی جماعت تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس لئے تمہیں اس بات پر یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ آخر فتح و نصرت تمہارے ہی قدم چومیں گی۔ کیا قادیانی اور کیا غیر قادیانی سب کو تمہاری ہی پیروی کرنی پڑیگی۔ مولوی صاحب کی تقریر کے بعد سید اختر حسین صاحب گیلانی کی تقریر قابل ذکر ہے۔ انہوں نے کہا۔ اگر کوئی خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر یا افضل النبیین ثابت کر دے۔ تو میں پانچسو روپیہ نقد انعام دینے کیلئے تیار ہوں۔ خدا کی شان سٹیج کے پاس ہی ایک صاحب جو غالبًا ان کی جماعت کے ہی کوئی معزز رکن تھے۔ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے۔ گیلانی صاحب آپ یہ کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے خود حضرت صاحب کی کتابوں میں خاتم النبیین کے معنے نبیوں کی مہر پڑھے ہیں۔ گیلانی صاحب نے اس کا صرف یہ جواب دے کر ٹال دیا۔ کہ آپ تشریف رکھیئے میں اس سوال کا جواب بھی آگے چل کر دونگا۔ مگر نہ جواب دینا تھا نہ دیا۔ ان کی تقریر کے بعد پھر مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ ایک صاحب نے گیلانی صاحب کی تقریر کے دوران میں خاتم النبیین کے معنوں کے متعلق حضرت مرزا صاحب کا حوالہ دیا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ خاتم النبیین کے معنے حضرت مرزا صاحب نے نبیوں کی مہر لکھے ہیں۔ مگر اس سے مراد یہ نہیں کہ آپ کی مہر سے نبی بن بھی سکتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب محض یہ ہے۔ کہ آپ کی اتباع زیادہ سے زیادہ عالم بنا سکتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ پھر شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اٹھے۔ ان کی تقریر کی بنیاد ہی اس امر پر تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام خاتم الاولیاء ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء۔ جس طرح خاتم الانبیاء کے معنے نبیوں سے افضل فرد کے ہیں۔ اسی طرح خاتم الاولیاء کے معنے ولیوں سے افضل فرد کے ہیں۔ گویا مصری صاحب نے گیلانی صاحب کے چیلنج کی دوسری ٹانگ بھی توڑ دی۔ گیلانی صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے چیلنج کے مطابق پانچسو روپیہ مولوی محمد علی صاحب کو انعام دیں۔ اور پانچسو شیخ مصری صاحب کو۔ مہمانوں کی حاضری کے متعلق میں نے پتہ لگایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کل دو سو مہمان کھانا کھانے والے تھے چند اور باتیں بھی قابل ذکر ہیں۔ میں نے وہاں سنا۔ کہ میاں محمد صادق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جنرل سیکرٹری غیر مبائعین جناب مولوی محمد علی صاحب سے کسی معاملہ میں ناراض ہو کر مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور سید اختر حسین صاحب گیلانی مبلغ انجمن اشاعت اسلام بھی اپنا استعفاء پیش کر چکے ہیں۔ اور بھی کئی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔

(رپورٹر الفضل)

نصاب امتحان سالانہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت سنہ ۱۳۲۱ھش ۱۹۴۲ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان سالانہ انشاء اللہ ماہ نبوت سنہ ۱۳۲۱ھش میں ہوگا۔ اس امتحان کیلئے نصاب حسب ذیل ہے:۔

(۱) آریہ دھرم۔ (۲) کشف الغطاء۔ (۳) حقیقۃ المہدی (۴) خطبہ الہامیہ عربی کا اردو میں ترجمہ موجود ہے اور امتحان میں اردو کے سوالات ہونگے۔ (۵) گورنمنٹ انگریزی و جہاد۔ (۶) تقریریں۔

(ناظم تعلیم و تربیت)

آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خطبہ

۲۲ دسمبر کو آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کانووکیشن میں جو خطبہ پڑھا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے معاصر "انقلاب" ۲۵ دسمبر لکھتا ہے۔ "اس کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اظہار علمیت" کی کوشش کے بجائے زندگی کے حقائق کی طرف طلبہ کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی۔ چودہری صاحب نے آجکل کی تعلیم کا مدعا حصول معاش بتایا۔ لیکن اس امر پر تاسف کا اظہار کیا۔ کہ تمام طبقات ایک ہی قسم کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تعلیم بعض کیلئے مفید اور بعض کیلئے بالکل بے نتیجہ ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری امر یہ ہے۔ کہ متوسط الحال اور غریب طبقات اپنی ضرورت کے مطابق ٹکنیکل یا مکینیکل تربیت حاصل کریں۔ تاکہ ان کا وقت ضائع نہ ہو۔ اور وہ حصول معاش کے قابل بھی بن جائیں۔ چودہری صاحب نے اپنے خطبہ میں سب سے زیادہ زور اخلاق اور مذہب کی ضرورت پر دیا۔ اور ان جیسے پابند مذہب اور پاکیزہ اخلاق بزرگ سے اسی کی توقع بھی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یوں تو اخلاق عالیہ ہر شخص کے لئے ضروری ہیں۔ لیکن پڑھے لکھے آدمیوں سے اور بھی زیادہ پابندئ اخلاق کی توقع ہوتی ہے۔ اس لئے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اخلاق کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ مذہب کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ یہ سب سے زیادہ ضروری اور اہم شعبۂ زندگی ہے۔ بلکہ زندگی کے تمام پہلوؤں کی عمدگی کا انحصار اسی پر ہے۔ لیکن تعلیم یافتہ نوجوانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی مذہب کے ساتھ وابستگی کا دعویٰ تو رکھتے ہیں۔ لیکن ان مذاہب کے اصول و عقائد سے انہیں کوئی واقفیت نہیں ہوتی۔ حالانکہ انہیں اپنے خیال و عمل میں بالکل مخلص ہونا چاہیئے۔ اگر وہ کسی مذہب سے وابستگی کا دعویٰ رکھنے کے باوجود اس کے احکام کی پابندی نہیں کرتے اور اپنی زندگی میں وہ کیفیت پیدا نہیں کرتے جو اس مذہب کا منشاء ہے بلکہ خواہشات و مرضیات نفسانی کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں۔ تو ان کا رویہ کسی اعتبار سے بھی مناسب نہیں ہے۔ چودہری صاحب نے نوجوان طلبہ کو خدمت۔ قربانی۔ محنت اور فرقہ وار اتحاد کی نہایت مؤثر تلقین کی۔ اور فرمایا۔ کہ رواداری خود مذہب کی تعلیمات میں شامل ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ہندوستان کی قوموں نے مذہب ہی کو عدم رواداری کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اگر مسلمان ہندو اور عیسائی اپنے اپنے مذہب پر سچائی کے ساتھ قائم ہوں۔ اور دوسرے مقاصد و اغراض نہ رکھتے ہوں۔ تو ان کا آپس میں برسر پیکار ہونا دشوار ہے۔ کیونکہ مذہب بغض و عداوت کی تعلیم نہیں دیتا۔

وفات پانے والے اصحاب

ایام جلسہ سالانہ میں باہر سے مندرجہ ذیل اصحاب کی نعشیں لائی گئیں جنہیں بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

(۱) میاں کرم داد صاحب سکنہ سنگولہ ضلع سیالکوٹ۔ عمر ۸۰ سال

(۲) میاں عبداللہ صاحب سکنہ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔ عمر ۴۴ سال

(۳) مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ ساکن کھاریاں۔ عمر ۶۸ سال

(۴) میاں امام الدین صاحب ساکن بھاٹاں والا ضلع سیالکوٹ عمر ۸۵ سال۔

(۵) چودہری محمد دین صاحب سیالکوٹی ثم شیخوپورہ عمر ۶۹ سال

ان ایام میں مسماۃ عمری ساکن قادیان ۲۷ دسمبر کو سو سال کی عمر میں وفات پا کر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ چودہری محبوب عالم صاحب بقاپوری ۲۷ دسمبر ۱۹۴۱ء کو ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ احباب سب کی مغفرت اور بلندئ مدارج کیلئے دعا فرمائیں۔

نفع مند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا۔ جو انشاء اللہ ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائیگا۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ ناظر بیت المال

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۰۳ :۔ منکہ فہمیدہ بیگم بنت سید حافظ عبد الحمید صاحب مرحوم زوجہ محمد افضل خانصاحب قوم سید عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ممباسہ بکس ۵۳۰ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) زیورات طلائی حسب ذیل ہیں۔ ایک بڑا ہار۔ ایک نکلس۔ ایک حلق بند ایک زنجیر۔ ایک جھومرا۔ ایک بندی۔ ایک جوڑی بچھیاں۔ چار چوڑیاں۔ ایک جوڑی کڑے۔ تین جوڑی کانٹے۔ ایک جوڑی نگہ یاں یعنی بڑے کانٹے۔ چار کلپ۔ ایک پن ساڑھی کیلئے۔ تین انگوٹھیاں۔ ایک تیلی ہیرے کی (۲) چاندی کی کچھ چیزیں میرے پاس ہیں۔ جن کی انداز اً قیمت ۳۰۰۰ شلنگ ہے (۳) تین ہزار روپیہ مہر جو خاوند کے ذمہ واجب الاداء ہے۔ (۴) نقد چھ سو شلنگ۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز مجھے میرے محترم خاوند کی طرف سے بیس شلنگ ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ اگر بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی جائیداد کی کوئی رقم مرکزی خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اللہ تعالےٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین والسلام الامۃ :۔ سیدہ فہمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد : محمد افضل خان خاوند موصیہ گواہ شد :۔ محمد عالم بقلم خود خسر موصیہ۔ گواہ شد : شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۶۰۰۴ :۔ منکہ سعیدہ خانم بنت بابو محمد عالم خان صاحب ایم۔ بی۔ اے۔ قوم قریشی ہاشمی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ممباسہ بکس ۵۳۰ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ چونتیس تولہ سونا بصورت زیور (۱) تیلی ایک عدد ہیرے کی قیمت ۱۳۰ شلنگ یا کچھ زائد۔ (۲) انڈین گرلز سکول کمپنی لمیٹڈ کے حصے جو تین ہزار شلنگ کے عوض میں لئے ہوئے ہیں۔ (۳) اوران حصوں پر مجھے سالانہ نفع چھ فیصدی کے حساب سے ایک سو اسی شلنگ ملتا ہے۔ (۴) اس کے علاوہ مجھے دس شلنگ جیب خرچ میرے قبلہ والد صاحب محترم کی طرف سے ملتا ہے میں اپنی اس تمام جائیداد اور آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ وصیت آٹھویں حصہ کی ہوگی۔ آمد کا بھی اور جائیداد کا بھی آٹھواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دوں گی۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ بوقت وفات اگر مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی جائیداد کے حصہ وصیت کردہ کی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اللہ تعالےٰ میری وصیت قبول فرمائے۔ الامۃ :۔ سعیدہ خانم۔ گواہ شد : محمد افضل خان برادر موصیہ۔ گواہ شد :۔ محمد عالم بقلم خود والد موصیہ گواہ شد : شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۶۰۱۰ :۔ منکہ افروز بیگم زوجہ بابو محمد عالم خانصاحب ایم۔ بی۔ اے۔ قوم علزئی۔ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ممباسہ بکس ۵۳۰ کینیا کالونی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (الف) میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) دو کڑے طلائی (۲) دو چوڑیاں طلائی۔ (۳) تین انگوٹھیاں طلائی (۴) گلے کی زنجیر اور لاکٹ طلائی۔ (۵) دو کانٹے طلائی (۶) ہیرے کی تیلی (۷) کانٹے ہیرے کے یعنی ایک جوڑی۔ ان میں سے زیورات طلائی سوائے دو کانٹے طلائی کا وزن ۲۳ ½ تولہ ہے۔ اور دو کانٹے طلائی اور ہیرے کی تیلی اور ہیرے کے کانٹوں کی قیمت ۸۷۹/- شلنگ ہے۔ (ب) انڈین گرلز سکول کمپنی لمیٹڈ ممباسہ کے دو ہزار شلنگ کے Share Certificat جنکا نفع سال کے سال چھ فیصدی کے حساب سے ۱۲۰ شلنگ ملتے ہیں۔ (ج) نیز ایک ہزار روپیہ میرا حق مہر تھا۔ جو میرے خاوند نے بصورت زیور مجھے ادا کر دیا ہوا ہے۔ اوران زیورات کا اندراج الف میں کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں۔ کہ بوقت وفات میری اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ سالانہ نفع کی صورت میں ۱۲۰/- شلنگ جو ملتے ہیں جس کا ذکر نمبر (ب) میں کر چکی ہوں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ جب تک یہ آمد کی صورت رہے گی ادا کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اور میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ فقط والسلام الامۃ :۔ افروز بیگم بقلم خود گواہ شد : محمد افضل خان پسر موصیہ۔ گواہ شد :۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ حال ممباسہ

نمبر ۵۹۳۹ :۔ منکہ کریم بخش ولد گوہر الدین صاحب قوم بلیچ پیشہ کپڑے سینا عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۳۱۵ ھش ساکن زیرہ حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل صورت میں ہے۔ میرے والد محترم مرحوم کا ترکہ ایک مکان پختہ وخام واقعہ کوچہ احمدیہ زیرہ ضلع فیروزپور مالیتی ۵۰۰ روپے ہے۔ جن میں سے انہوں نے یکصد روپیہ ہماری کا قرض ادا کرنا تھا۔ باقی چار صد روپیہ میں سے مطابق تقسیم ورثہ شرع محمدیہ ۵۰ روپے ہماری والدہ کا حصہ ہیں باقی ساڑھے تین سو روپے میں ہم تین بھائی مسمی خدا بخش۔ کریم بخش موصی اور رحیم بخش برابر کے شریک ہیں۔ لہذا میں اپنے حصہ مبلغ ۱۱۷ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر کوئی جائیداد میں بعد ازیں پیدا کروں یا بوقت مرگ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن مذکور ہوگی۔ میں اسوقت درزی کا کام کرتا ہوں۔ کوئی مستقل آمدنی نہیں رکھتا۔ تاہم میں اپنی اوسط آمدنی ۱۵/- روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہونگا اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس رقم سے منہا کی جائے گی۔

العبد

کریم بخش بقلم خود لاہور

گواہ شد

خدا بخش عبد برادر موصی

گواہ شد

قاضی عطاء اللہ مزنگ لاہور

گواہ شد :۔ امام بی بی والدہ موصی بقلم خود

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور۔ ۳۱ر دسمبر۔ ملایا سے کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ سنگاپور کے علاقہ میں مارشل لار نافذ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۳۱ر دسمبر۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم نے اہل ملک کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ ہمارے ملک کے لئے شدید خطرات نظر آرہے ہیں۔ اگر موقعہ آیا تو ہم سب مصائب کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمارے دل مضبوط ہیں۔ اور ہم ضرور فتح پائیں گے۔

ماسکو۔ ۳۱ر دسمبر۔ رُوس کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ کریمیا میں ہمیں برابر کامیابی ہو رہی ہے۔ جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور بہت سا ضروری سامان بھی پیچھے چھوڑتے جاتے ہیں۔ کرش پر بحری اور بری حملہ کر کے رُوسیوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ بحری حملے بھی کامیابی سے کر سکتے ہیں۔ کرش سے ساٹھ میل کے فاصلے پر تھیوڈوسیا پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ماسکو کے مورچہ پر بھی روسی فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور ٹولا سے پچاس میل مغرب کی طرف کوزورسک کے مقام پر قابض ہو چکے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۱ر دسمبر۔ مسٹر چرچل نے کینیڈا کے ہاؤس آف کامنز میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کینیڈا نے جنگ میں انگلستان کی قابل قدر امداد کی ہے۔ صرف چند ماہ بعد نازی افواج انگلستان پر فوج کشی کریں گی۔ اور یہ لڑائی دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہوگی۔ ہم امریکہ اور روس کے دوش بدوش اس جنگ کو آخری دم تک لڑیں گے۔ اب صلح صفائی کا وقت نہیں رہا۔

رنگون۔ ۳۱ر دسمبر۔ دشمن کے مقابلہ کے لئے یہاں تسلی بخش انتظامات کر لئے گئے ہیں۔ خاص خاص دفاتر یہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دئے گئے ہیں۔ گورنمنٹ بدستور یہیں رہے گی۔

سنگاپور۔ ۳۰ر دسمبر۔ سرکاری طور پر یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی ہے۔ کہ جاپانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانوی جنگی جہاز ان پہنچا دئے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کا جنگی بیڑا خلیج منیلا میں پہنچ گیا ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا۔ تو جاپانی فوجیں وہاں اتر جائیں گی۔

چنگنگ۔ ۳۰ر دسمبر۔ چینی ریڈیو نے انکشاف کیا ہے کہ مسٹر ایڈن۔ اور موسیو سٹالین میں جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں مارشل چیانگ کائی شیک بھی شامل تھے۔ جو اب ماسکو سے واپس آگئے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۰ر دسمبر۔ مسٹر ایڈن کل ماسکو سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ میں روس میں اپنے مشن کے متعلق بہت مطمئن ہوں۔ موسیو سٹالین اور مولوٹوف سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

مالٹا۔ ۳۰ر دسمبر۔ کرسمس کے ہفتہ میں اس جزیرہ پر ساٹھ ہوائی حملے ہوئے۔ مگر نقصان زیادہ نہیں ہوا۔ دشمن کے ایک درجن جہاز گرا لئے گئے۔ اور قریباً ایک سو کو سخت نقصان پہنچا۔

دہلی۔ ۳۱ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی کے کانگرس کی لیڈر شپ سے علیحدہ ہو جانے کا فوری نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گورنمنٹ اور کانگرس میں فوری سمجھوتہ کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند نے مولانا آزاد، اور پنڈت نہرو کو ملاقات کی دعوت دی ہے کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرار دادوں کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے کوئی اعلان ہوگا۔ جس کے بعد کانگرس جنگی اقدامات میں تعاون کرنے لگے گی۔

باردولی۔ ۳۰ر دسمبر۔ گاندھی جی نے صدر کانگرس کو ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ مجھے یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبر عدم تشدد کی بناء پر جنگ میں عدم تعاون کے خلاف ہیں۔ اس لئے اب میرا اور کانگرس کا رستہ الگ الگ ہے۔ میرا یہ پختہ یقین ہے۔ کہ صرف عدم تشدد سے ہی ہندوستان بلکہ دنیا کی نجات وابستہ ہے۔ میں ان لوگوں کی مدد سے جو میری شرائط کو پورا کریں گے جنگ کے خلاف آزادی تقریر کے لئے موجودہ ستیہ آگرہ جاری رکھوں گا۔ برطانیہ اگر ہندوستان کو آزاد کر دے۔ تو بھی میں جنگ میں مدد نہ دوں گا۔

امرتسر ۳۰ر دسمبر۔ سونا ۔/۱۲/۴۸ چاندی ۔/۶۹ پونڈ ۔/۰/۳۲ ہے۔

لاہور۔ ۳۰ر دسمبر۔ یہاں کے دو مالکان مل کو ڈیفینس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ آٹا میں مٹی ملا کر فروخت کرتے تھے۔ ایک اور کو مقررہ نرخ سے زیادہ پر آٹا فروخت کرنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔

سنگاپور۔ ۳۰ر دسمبر۔ شہر میں دفاعی انتظامات بڑی مستعدی سے کئے جا رہے ہیں۔ جگہ جگہ خندقیں کھودی جا رہی ہیں۔ اور اسے جنگی رقبہ قرار دے کر حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص لوٹ مار کرتا، یا دشمن کی امداد کرتا پایا گیا۔ اسے گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ کوآنٹن کے علاقہ میں دشمن کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ ہمارے مورچوں پر سخت بم باری کر رہا ہے۔ نیز مشین گنوں سے گولیاں چلا رہا ہے۔ پیراک کے محاذ پر کل اس نے سخت حملہ کیا۔ مگر اُسے نقصان اٹھانا پڑا۔

بٹاویا۔ ۳۰ر دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے میڈان (سماٹرا) پر بم باری کی۔ جس سے ۷۶ آدمی مارے گئے۔ چھوٹے چھوٹے ساحلی علاقوں پر بم باری اور مشین گنوں سے گولیوں کی بارش ہو رہی ہے۔ مچھلی پکڑنے والے چھوٹے چھوٹے جہازوں پر بھی حملے کئے جا رہے ہیں۔ ایک ٹینکر کو آگ لگا دی گئی۔ ایک ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے ایک ہوائی جہاز برباد کر دیا گیا۔

منیلا۔ ۳۰ر دسمبر۔ کوریگور منیلا کا واحد سمندری رستہ ہے۔ اور اسے فلپائن کا چھوٹا جبرالٹر کہا جاتا ہے۔ کل دشمن نے اس پر ۲ گھنٹہ مسلسل ایسی خوفناک بمباری کی۔ کہ زمین ہل گئی۔ چار جاپانی ہوائی جہاز گرا دئے گئے۔

رنگون۔ ۳۰ر دسمبر۔ جنوبی برما میں مضبوط قلعہ بندیاں کی جا رہی ہیں۔ رُوز تک مار کرنے والی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ ایسے سینیا اور لیبیا میں دشمن سے جو اسلحہ چھینا گیا ہے۔ وہ برما کی حفاظت کے لئے یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔

چنگنگ ۳۰ر دسمبر۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے چین میں رہنے والے تمام جرمن اطالوی اور جاپانی باشندوں کی نظر بندی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور ان کی جائیدادیں ضبط کر لی ہیں۔

سنگاپور ۳۱ر دسمبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے کل سیام میں پٹانی کے ہوائی اڈے پر بم برسائے۔ جس سے آگ لگ گئی خشکی پر دشمن کی فوجوں کا دباؤ بہت کم ہو گیا ہے۔ ہمارے گشتی دستے برابر سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے رسد و کمک کے رستوں پر حملے کئے۔ مگر بہت کم نقصان پہنچا سکے۔ کوآنٹن کے علاقہ میں وہ ہمارے مورچوں کے عقب میں بم باری کرتے رہے۔

نیویارک ۳۱ر دسمبر۔ منیلا کے لئے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ لوزان میں امریکن فوجیں اور پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور دشمن شمال و جنوب دونوں طرف بڑھ رہا ہے۔ اور ٹینکوں اور مسلح گاڑیوں سے کام لے رہا ہے۔

بٹاویہ۔ ۳۱ر دسمبر۔ سماٹرا میں جاپانی پیراشوٹوں کے اُترنے کی خبر غلط بتائی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ لوگ تھے۔ جو تباہ شدہ جاپانی ہوائی جہازوں سے جان بچانے کے لئے کودے۔ یا پھر دشمن کے ایجنٹ تھے۔ جو شہروں میں جا چھپے ہیں۔

لنڈن۔ ۳۱ر دسمبر۔ مسٹر چرچل نے کل کینیڈا میں جو تقریر کی مسٹر روزویلٹ نے اسے نہایت شاندار قرار دیا ہے۔

دہلی۔ ۳۱ر دسمبر۔ سر اکبر حیدری کی حالت پہلے کی نسبت اچھی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی